اعتراف وتشکر

از جناب ڈاکٹر سید اطہر علی صاحب پروفیسر دہلی یونیورسٹی

ذیل میں ڈاکٹر صاحب کی مختصر تحریر کو شائع کرتے ہوئے اپنی اس فروگذاشت پر ندامت کا اظہار بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ ہم نے گذشتہ اشاعت میں مولانا حکیم حسن مثنیٰ صاحب کا پرائیویٹ خط جوں کا توں شائع کر دیا۔ ورنہ اگر ہم اس کا آخری فقرہ قلم زد کر دیتے تو یہ بدمزگی نہ پیدا ہوتی بہرحال ہمیں اپنی اس غلطی پر بڑا افسوس ہے اور ہم جناب ڈاکٹر صاحب اور حکیم صاحب دونوں سے معذرت خواہ ہیں۔ (برہان)

مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی اور مولانا حکیم سید حسن مثنیٰ صاحب ندوی کے جو استدراکات برہان بابت ماہ اکتوبر ۱۹۴۳ء میں شائع ہوئے ہیں ان کے لئے ہر دو اصحاب کا شکرگزار ہوں۔ جس علمی تحقیق کے جذب کے تحت میں ہر دو حضرات نے اپنے خیالات ظاہر فرمائے ہیں وہ قابل قدر ہے۔ رسالہ عجالہ نافعہ کے بارے میں مجھے اتنا سہو یقیناً ہوا ہے کہ میں نے اس تالیف کو منت کے ایک بھائی کی طرف منسوب کیا ہے، نام ان کا میں صراحت کے ساتھ نہیں لکھا کیونکہ میری معلومات کا ذریعہ ایک قلمی رسالہ تھا اس میں حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب یا کاتب نے دیباچہ میں مولف کا نام نہیں لکھا حضرت کمال الحق عبدالعزیز چشتی کے بارے میں بھی مجھے سخت سہو ہوا ہے اور اس کی وجہ سے دو تین اور غلطیاں بھی ہوئیں جو نہیں ہونی چاہئے تھیں۔

البتہ یہ سمجھ میں نہیں آیا کہ حسن مثنیٰ صاحب کو "فاضل مغرب" کے طنز کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ کیا غلطیاں "فاضل مشرق" سے نہیں ہوتیں۔ کیا آپ کو کسی ایسے "فاضل مشرق" کا نام معلوم نہیں ہے جو ماخذ کے نام تک غلط لکھتا ہے۔ عبارتوں اور شعروں کا ترجمہ توڑ موڑ کر اپنے مطلب کے موافق کرتا ہے اور پھر کوئی باخبر اس پر تنقید کرتا ہے تو اس "فاضل مشرق" کے متبعین اس کو خاموش کرنے میں ساعی ہوتے ہیں۔